حق تالیف باضابطہ بذریعہ رجسٹری محفوظ ہے۔

قولہ الا لعنۃ اللہ علی الظالمین

رسالہ جدیدہ قابل دید جامع حالات یزید علیہ المشہور بہ

اعمالنامۂ یزید

۱۳۱۵ھ

از تالیفات مولوی محمد خیر الدین صاحب ملتانی

مطبوعہ مطبع الٰہی آگرہ

تعداد ایکہزار جلد — قیمت ۵/ — محصول ایک آنہ

فہرست رسالہ اعمالنامۂ یزید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی

سید النبیین وعترتہ الطاہرین واصحابہ المہدیین

بعد حمد وصلوٰۃ کے خاکپای مومنین **محمد خیر الدین صابر ملتانی**

خدمت مین محبان حضرت سید الابرار وموالیان ائمہ اطہار کے عرضگزار ہے

کہ زمانہ سلف سی خلف تک **یزید ملعون** کے برابر کوئی مرتد پیدا نہین ہوا

اور جو افعال قابل نفرت اور اعمال لایق لعنت اس پلید سے سرزد ہوئے ہین

آجتک کسی فرد بشر سے وقوع مین نہین آئے ۔ بعض لوگ ایسی مردود کو

لعنت سے بچاتے ہین ۔ اور اوس کے ایسے جرایم سنگین ناقابل عفو کو خوب غور

سی ملاحظہ فرماکر آیہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ

لِمَنْ یَّشَاءُ پڑھ کر اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ سناتے ہین ۔ بلکہ بعض لوگ یزید

ملعون کو شاید اچھا سمجھکر اوسکی تعظیم بھی کرتے ہین ۔ **ایک خانصاحب**

کا ذکر ہے کہ اوخھونے اپنے نام کا سجع (خاکپائے یزید موسے خان) اپنی انگشتری پر کندہ کرایا تھا۔ اور بڑے فخر کے ساتھ لوگونکو ملاحظہ کراتی تھے۔ ایسے لوگ (بدنام کنندہ نکونامے چند) بھی گزرے ہین جو اسلام کی روئی روشن پر ایک بدنما دھبہ لگانیوالے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یزید جیسے بدشخص کو برا لکھنے سے جو لوگ برا مانین اب اونکو کیا سمجھا جاویگا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

سبب تالیف

بعض اوقات میری دل مین خیال گزرتا تھا کہ بغرض عبرت مومنین کو یزید ملعون کے ابتداء عمر تا واقعہ مرگ کے حالات سی بخوبی آگاہ کرون۔ کیونکہ عام مومنین جو کتب مبسوطہ عربی فارسے سے مطلب براری نہین کرسکتے۔ اونکے لئے ایک رسالہ مختصر اردو زبان مین جامع حالات یزید ملعون کتب معتبرہ سی استنباط کرکے مومنین کے پیش کرون۔

اسی خیال پر مین نے اسکا لکھنا شروع کیا۔

اس رسالہ کی اثنائے تالیف مین بعض لوگون نے مجھ سے مخالفت ظاہر کی اور فرمایا کہ ایسا رسالہ نہ لکھنا چاہیئے۔ جو کچھ یزید نے کرنا تھا سو کر گزرا۔ اب اوسکی اعمال شماری سی کیا فایدہ۔ مین نے ایسے لوگونکی بیجا مزاحمت پر سخت متعجب ہوکر اور بھی زیادہ ارادہ مصمم کرلیا۔ اور کتب معتبرہ تاریخ وسیر مولفہ علمائے اہلسنت وجماعۃ وعلمائے مذہب امامیہ

مثلاً روضۃ الصفا حبیب السیر تاریخ ابن خلدون تاریخ الخلفا ماثبت بالسنۃ ترجمہ طبری

سبب تالیف

مخالفت بعض

سعادۃ الکونین صواعق محرقہ تفسیر کشاف آثار التنزیل قصص بحار کتاب مناھج
تھذیب الکمال غرر السیر روضۃ الادباء ناسخ التواریخ مناقب السادات نور الابصار
فی اخذ الثار تاریخ مسعودی تجارب السلف مختارنامہ انیس الواعظین اخبار الزمان

ذاب انتقام وغیرہ سے استفادہ کیا۔ بعض جگہ اصل روایات بعینہٖ نقل کی گئے ہین

اور نام اسکا بمناسبت نفس مضامین **اعمالنامہ یزید** رکھا گیا۔ اور اوسکو ایک تمھید اور پندرہ عمل پر مرتب کیا۔ حتی الوسع جو حالات یزید بدصفات کے مجکو کتب مبسوطہ یا رسائل مختصرہ مین دستیاب ہوئے ہین علی الترتیب جمع کئے ہین۔

ناظرین سے التماس ہے کہ اگر اس رسالہ مین کسی قسم کا نقص ہو تو بذریعہ خط مؤلف کو مطلع فرماوین۔ اگر وہ نقص واجبی ہوگا تو طبع ثانی کے وقت تلافی مافات کو مقدم سمجھا جائیگا۔

تمھید مشتمل بعض حالات قبل از پیدائش یزید ملعون

حدیث شریف مین وارد ہے۔ کہ ایکروز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سوار تھے۔ اور امیر معاویہ رکاب میں تھے۔ تو اچانک رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے امیر معاویہ تو مجھ سے دور ہو۔ کہ مجھے تیری پشت سے خون کی بو آتی ہے۔ لعنت کرے خدا یتعالی اوسپر جو تیری پشت مین ہے۔ امیر معاویہ زار زار رونے لگا۔ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم میرا جگر آب آب ہوتا ہے۔ کیفیت اسکی مفصل ارشاد ہو۔ پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تیری پشت سے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو میری اولاد کو ناحق قتل کریگا۔

امیر معاویہ نے اُسی وقت کھا کہ جو عورت کہ رکھتا ہون۔ یا آئیندہ کرون۔ تو وُہ میری طرف سے مطلقہ ثلثہ ہے۔ اسی خوف سے امیر معاویہ کوئی عورت نکرتا تھا۔ حتی کہ امیر معاویہ ایک مرض مین مبتلا ہوا **بعضون نے لکھا ہے** کہ منی اوسکی بباعث رُکاوٹ کے غلیظ اور گندہ ہوگئی (رسُول اللہ صلعم) کے فرمان واجبُ الایقان کے برخلاف کیون ہوتا)

تمام اطبا نے متفق ہوکر کھا کہ جبتک تو کسی عورت سے نزدیکی نہ کریگا۔ اس مرض سے نجات نہو گی۔ جسوقت امیر معاویہ کو درد شدید لاحق حال ہوا تو ایک کنیزک (جو کھانا پکانیوالی تھی) اوس سے ایلاج کیا۔ یعنی اوس سے نزدیکی کی اور اوسی گندہ منی سے یہ خبیث رحم مین ٹھہر گیا۔ **امیر معاویہ** نے ہر چند معالجات بغرض اسقاط حمل کئے۔ مگر کوئی نسخہ کارگر نہوا۔ اور یہ ملعون ازل پیدا ہوا۔

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت رسُول اللہ صلعم نے یزید کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس ملعُون پر لعنت کی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

عمل اوّل پیدائش یزید و اشعار مادر یزید ملعُون

ناسخ التواریخ مین ہی کہ عبوس منصور نے کتاب زبدۃ الفکرہ فی تاریخ الھجرہ مین (جو مخصوص بہ تاریخ بنے اُمیہ ہے) لکھا ہے کہ **یزید ملعون** سنہ ۲۶ ھجری کو دمشق مین پیدا ہوا۔ **کُنیت** اوسکی ابو خالد تھی۔ مان اوسکی میسون نام بیٹی بجدل بن انیف الکلابیہ کی تھی۔ کہ اوسی جنگل سے امیر معاویہ

کے پاس لائے تھے - اور اُس سے حاملہ ہوئی - کتنے سال وُہین دمشق
مین رہے - پھر دمشق کی رہائش اور دوستون خویشونکی دوری سے اُوداس
ہوکر بہت رُونا شروع کیا اور یہ شعر کہے ۲ اشعار مادر یزید —

للبس عبادۃٌ وتقر عینی	احب الیّ من لبس الشفوف
وبیت تخفق الارواح فیہ	احب الیّ من قصر المنیف
واصوات الریاح بکل فج	احب الیّ من نقر الدفوف
وکلب ینبح الاضیاف منہ	احب الیّ من ہرٍ الوف
وبکر یتبع الاضعان صعب	احب الیّ من بغل زفوف
واکل الضب والیربوع دابی	احب الیّ من اکل الرغیف
وخرق من بنی عمی نجیب	احب الیّ من علج عنیف

جب یہ اشعار ہجو کے کہے - تو امیر معاویہ اُوسپر غصہ ہوا - اور **میسون** کو طلاق
دیکر اوسے اوسکے وطن مین بھیجدیا -

کتاب تجارب السلف مین مسطور ہے کہ میسُون کے باپ بحدل کا ایک
غلام سفاخ نامی تھا - کہ میسُون کا اوسکے ساتھہ راز و نیاز بدرجہ کمال تھا میسون
اوس سے حاملہ ہوئی - اور اونھین ایام مین امیر معاویہ کے گھر مین پہونچے -
چونکہ باکرہ نہ تھی اور آثار حمل بالکل ظاہر نہ تھے - یہہ بات پوشیدہ رہی - حتی
کہ امیر معاویہ کے گھر مین یزید پلید پیدا ہوا - اور امیر معاویہ نے اوسے
اپنا بیٹا سمجھکر اوسکا نام یزید رکھا -

[illegible]

عمل دوم بیان حلیہ و عام عادات اطوار یزید و کیفیت شاعری و اشعار یزید

ناسخ التواریخ مین ہی - کہ یزید ملعون اوسط قد اور فربہ تن تھا - اور اوسکے جسم ناپاک پر بہت سی بال تھے -

کتاب اخبار الزمان مین ہی کہ یزید پلید پرند جانور اور شکاری کتے اور بندر اور چیتے رکھتا تھا - اور شراب کا سخت حریص اور عادی تھا اور ہر وقت فسق و فجور سے سروکار تھا - لھو لعب مین سرشار تھا - اِسکی عہد مین مکّہ اور مدینہ تک لھو و لعب اور فسق و فجور پھیل گیا تھا - اور یزید نماز نہ پڑہتا تھا -

یزید لعین کا ایک بندر تھا جسکو ابوقبیس کہتے تھے - یزید کے دربار عام مین اوسکی لئے مسند اور تکیہ لگتا تھا - یہہ بندر حسب مقتضائے جنس بڑا خبیث تھا - ایک گورخر جسکا نام (اتال) تہا اوسپر سوار ہوتا تھا - یزید کی سواری کے روز یہ بندر بھی اردلی مین زین مخملی اور لجام نقرئی و طلائی امیرانہ سامان کے ساتھ سوار ہوتا تھا - حریر سبز و سرخ کی ٹوپی کا مدار طرحطرحکے اوس کے سر پر ہوتی تھی -

غرضکہ یزید لعین کی ایسی حرکات اور اطوار تھے کہ جس سے ہر دل کو رنج ہوتا تھا

یزید شاعر بھی تھا کبھی کبھی ہزلیات ہی بکتا تہا

چنانچہ اوسکی کچھہ اشعار درج ذیل کئے جاتے ہین

رب ھذا السھم فاکتنعا	واما النوم فامتنعا
راعیا للنجم ارقبہ	فاذا ما کوکب طلعا
حال حتی اننی لا ارے	انہ بالغور قد وقعا
ولھا بالحاطرون اذا	اکمل النمل الذی جمعا

حصہ اول یزید لعین

یزید کا بندر

اشعار یزید

نزهة حتى اذا بلغت	نزلت من جلق سبعا
فى قباء وسط وسكرة	حولها الزيتون قد بيعا

روضۃ الادبا تذکرہ شعرائی عرب سے معلوم ہوا ہے کہ یزید کی بہت سے غزلیات ہین - مگر ایسے مردود کا کلام کسی نے جمع نہین کیا ورنہ ایک اچھا دیوان مرتب ہو جاتا - بعض کتب مین ہے کہ دیوان حافظ کا اول مصرع الا یا ایھا الساقی ادر کاسا وناولھا) یزید کے تصنیفات سے ہی

عمل سوم وجہ عداوت یزید پلید با حضرات حسنین شریفین

حضرات حسنین شریفین کے ساتھ عداوت یزید کے دو سبب تھے - ایک معنوی - دوسرا صوری - عداوت معنوی اسطرح پر تہی کہ ارواحین انبیا وابرار وشہدا کی مظاہر لطف ورحمت الٰہی ہوتے ہین - اور اپنے اپنے درجات کیموافق اسیواسطی روز میثاق ہی مین بہت ہی لطیف پیدا کی گئین اور ارواح کفار وفساق کی مظاہر قہر وغضب ایزدی کے ہوتے ہین - اپنے اپنے درکات کی مطابق وہ نہایت پلید اور کثیف پیدا ہوئین - پس مصداق کند ہمجنس باہمجنس پرواز ✲ کبوتر با کبوتر باز با باز ✲ دونون قسم کے روحون کو جتنا عالم ارواح ہی مین اپنی اپنی ہمجنس سے اُلفت اور محبت اور اپنی جنس مخالف سی بغض اور عداوت تھی - دنیا مین اوسی قدر بسبب اوسی مناسبت ومخالفت روحانی کی اپنے ہمجنس سے محبت اور غیر جنس سی عداوت ہوتی ہی - پس چونکہ یزید پلید خبیث کی روح نہایت نجس اور کثیف بنی تہی اور رُوح حضرات حسنین کی نہایت اطیب اور الطف تھی - اسلئی یہہ باعث اوسے

مخالفت رُوحانی اپنی کے اُس پلید نے دنیا مین دونون شاہزادون نے
عداوت رکھی اور جو کچھہ اس سی ہوسکا کر گزرا **قسم دوسری عداوت**
صُوری اوس پلید کی جناب حسنین علیہما السلام کیساتھہ تھی جو فرع اسی عداوت
معنوی کی تھی دو طرحپر ہے **اصلی - اور فرعی** - عداوت اصلی صوری
اسطرحپر تہی کہ عبد المناف کے گھر مین دو لڑکے جڑوان پیدا ہوئے **ایک** کا نام
ہاشم **دوسرے** کا نام اُمیہ رکھا گیا - پیٹھہ دونون لڑکونکی باہم ملی ہوئی
تھی - ہر چند کوشش کیگئی مگر جدا نہ ہوئی - آخر ناچار ہوکر دونون کی زندگی سے
ہاتھہ دہو کر درمیان سی پیٹھہ دونونکی تلوار سے تراش دی - یہہ بات ایک عرب
عقلمند نے سنی اور اوسنے کہا مناسب تہا کہ تلوار کے سوا کسی اور چیز سے دونونکی
پیٹھہ جدا کرتے - یہہ بلا دائمی سر پر نہ لیتے - اب ہمیشہ انہ دونون کی اولاد مین
تلوار چلیگی - تیغ عداوت انکی درمیان نیام مین دم بھر آرام نہ پاویگی -
چنانچہ ہاشم اور اُمیہ سے تلوار چلی - ہاشم نے اُمیہ کو زیر و زبر کیا - مکہ سے نکالدیا -
پھر ہاشم کے گھر بیٹا پیدا ہوا نام اوسکا **عبد المطلب** رکھا گیا - اور اُمیہ
کا بیٹا پیدا ہوا نام اُوسکا **حرب** رکھا گیا - انہ دونون کے درمیان بھی کیسی
کیسی لڑائیان ہوئین - پہر عبد المطلب کے گھر ابُو طالب پیدا ہوا - اور حرب
کا بیٹا ابو سفیان پیدا ہوا - اونکے درمیان مین بھی سخت عداوت تھی -
نوبت تیغ و جنگ کی پہونچی - پھر ابُو طالب کے گھر مین شاہزادہ پیدا ہوا - کہ
اسم پاک اونکا **جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ** رکھا گیا - اور
ابُو سفیان کا بیٹا امیر معاویہ پیدا ہوا - اِنکی درمیان مین بھی کیسی جنگ عظیم ہوی

عداوت صوری

عداوت اصلی

لاکھوں آدمیوں کے جان گئی۔ حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ
کے دو شہزادہ جناب حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ پیدا ہوئے اور
امیر معاویہ کا بیٹا ناخلف ناہنجار یزید بدکردار پیدا ہوا۔ یزید مردود نے
بہی بباعث عداوت معنوی اصلی کے حضرات حسنینؑ کیساتھہ جو کرنا تھا
سو کیا۔ خون ناحق سر پر لیا۔

عداوت فرعی - اوس پلید کی جو شاخ اصلی عداوت کی تھی دو سبب
تھی۔ ایک یہہ کہ شہنشاہ کونین جناب حضرت امام حسینؑ نے نہ تو یزید کے
باپ کی اتباع اور اطاعت کی اور نہ یزید پلید رو سیاہ سی بیعت کی دوسرا
سبب یہہ ہی کہ ایک دن امیر معاویہ چشم پر آب ہوا۔ اراکین دولت نے عرض
کی کہ ہر طرح فضل رب ہے۔ رونے کا کیا سبب ہے۔ امیر معاویہ نے کہا یزید
میرا ایک ہی لڑکا ہی سو وہ بھی نکاح نہین کرتا۔ اگر نکاح کرتا تو شاید اوسکی اولاد
ہوتی اور بقاء نسل سے میری طبیعت شاد ہوتی۔ لوگون نے یہہ بات یزید سی
جا کہی۔ اوس شیطان صفت نے کہا مین نکاح اوس عورت سی کرونگا جو نہایت
ہی حسینہ جمیلہ سنجیدہ طبیعت اور عقیلہ ہو۔ تب لوگون نے بالاتفاق کہا
کہ عبداللہ بن زبیر کی بی بی زینب بنت جعفر جو نہایت خوبصورت
تمام عرب مین مشہور ہی۔ اوس کے ساتھہ نکاح ہونا چاہیئے۔ یہ بات یزید
پلید سنکر خوش ہوا۔ اور عبداللہ بن زبیر کو اپنے باپ کیطرف سی ایک
خط فریب اور حیلہ سازی کا لکھکر بلوایا۔ جب عبداللہ بن زبیر بارہ ہزار سوار
کیساتھہ دمشق کے قریب آیا تو یزید ملعون معہ بارہ ہزار سوار کے اوسکے

عداوت فرعی

اوسکے استقبال کو گیا بڑی تعظیم سے اوسکو اپنے گھر مین لایا - اور اوسکی اپنے
باپ سے بھی ملاقات کرائی - تیسرے دن یزید نے تخلیہ مین عبداللہ
بن زبیر سے کہا کہ میرے باپ نے اپنی بیٹی سے تمہارا نکاح کر دینے کو بلایا
ہے - اور ہمکو اسباب جہیز وغیرہ کی طیاری کا حکم کیا ہے - عبداللہ
بن زبیر نے کہا بھلا مین اس قابل کہان - یزید لعین نے کہا کہ میرے
باپ نے تم کو تمام سرداران عرب سے چن لیا ہے - تب یہہ حکم دیا ہے -
سلطنت مفت تمہارے ہاتھہ آئی - خدا نے اپنی قدرت دکھائی -
عبداللہ بن زبیر نے کہا اسوقت میرے پاس اتنا سرمایہ نہین کہ مین شادی کا
سامان کرون - یزید نے دس ہزار درم گنکر دیے - کہ یہہ لیکر شادی کا
سامان کرو - پھر نکاح کی تاریخ مقرر کی - آخر نکاح کی رات لوگ مجلس
نکاح مین جمع ہوئے - یزید خود وکیل بنا - ایجاب و قبول کیوقت محل کے
اندر جاکر پھر آیا - اور کہا کہ میری بہن کہتی ہے کہ مین نے سنا ہے عبداللہ
بن زبیر کے گھر مین پہلے بھی ایکعورت ہے - اگر اسوقت اوسکو طلاق دیدی
تو مین اوسکو قبول کرونگی - عبداللہ نے کہا کہ مین اوسے چھوڑ نہین سکتا -
اور نہ یہہ گناہ سر پر لے سکتا ہون - حاضرین مجلس نے کہا کہ عبداللہ تمہارا
کیا حال ہے - کدھر خیال ہے - اوس بی بی کو طلاق دیدو - سلطنت مفت
ہاتھ آتی ہے - مونھہ نہ موڑو - عبداللہ کو طمع دنیاوی نے گھیرا - بی بی اپنی
سے مونھہ پھیرا اور اوسنے بے بلے اپنی کو طلاق دیدی - یزید نے دیکھا کہ عبداللہ
میری مکر کے جال مین پھنسگیا - بہت خوش ہوا - پھر کچھہ بات بناکر محل مین

جاکر پھر واپس آیا۔ اور کہا ای عبد اللہ میرے بہن تیری طلاق دینے کے
خبر سنکر زار زار روتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ جب عبد اللہ نے ایسی عورت وفادار
شیرین گفتار کو بطمع زر مطلقہ کر دیا۔ تو جب یہہ مال نہ رہیگا مجھے بھی چھوڑ دیگا
اب اگر عبد اللہ سے پھر اپنے نکاحکا نام سنونگی تو زہر کھاکر جان دیدونگی۔
عبد اللہ نے جب کیفیت سنی ہزار افسوس سی چہاتی پیٹی اور واویلا کرنے لگا۔
حاضرین مجلس نے کہا ای عبد اللہ کیا کرتے ہو صبر کرو۔
پھر یزید پلید نے ابوموسی اشعری کو اپنی طرف سے وکیل کیا مال کثیر دیا۔ کہ
جلدی مدینہ مین جاکر میری طرف سی زینب کو پیغام نکاحکا دے۔ ابوموسی اشعری
وہان سے روانہ ہوا۔ رستے مین عبد اللہ بن عمرو ملے اور پوچھا کہ ای ابوموسے
کہان جاتے ہو۔ کہا دمشق سے زینب کے پاس پیغام یزید کے نکاح کا لیئے
جاتا ہون۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ اگر زینب یزید کے نکاحسے راضی نہو
تو میرا پیغام بھی پہونچانا۔ اسکے بعد جناب مستطاب حضرت امام حسین علیہ السلام [illegible] ملے
پوچھا کہ ابوموسے کہان جاتے ہو۔ اونہوننے سب حال کہہ سنایا۔ آپنے فرمایا
کہ اگر زینب ان دونون سی راضی نہ ہو۔ تو میری طرف سے بھی پیغام پہونچانا

الغرض

ابوموسے اشعری زینب کے پاس آئے۔ اور پیغام تینون
آدمیونکا علی الترتیب سنایا۔ زینب نے کہا کہ مین تجھسے مشورتا
پوچھتی ہون۔ اور تجھکو اختیار دیتی ہون۔ کہ اب تو جس سے کہے اوس سے

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

نکاح کرون - ابوموسیٰ نے کھا اگر فقط دُنیا کی طالب ہے تو یزید پر اکتفا کر - اگر حسن و جمال کیطرف راغب ہے - توابن عمرو سے حی کو خوش کر - اور اگر حسن و صورت اور جمال سیرت اور نجات اُخروی جناب فاطمہ زہرا کی بھو بننی چاہتی ھے - تو غلامی حضرت امام حسینؑ کی پسند کرو زینب نے کھا زرومال کا اعتبار نھین - جمال ظاہر پائیدار نھین - خوشا قسمت میری کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس ناچیز کو یاد فرمایا - اب وہ کون دن ہوگا کہ زینب رسو لخدا کی بھو کھلائیگی -

غرض کہ ابوموسےٰ نے وکالتًا ایجاب و قبول کیا زینب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی حبالہ نکاح مین دیا -

پھر یزید مردود نے جب یھہ حال سُنا آتش غیرت و غضب سے جل بھنکر کباب ہوا - اور کھا کہ اِتنے حیلے سے ہمنے زینب کو طلاق دلوایا - اس قدر مکر درمیان لایا - مگر امام حسین ع نے اس سے نکاح کرلیا - جھٹ پٹ بیاہ کرلیا - میرے حُرمت کا پاس نہ کیا -

یزید پلید کو عداوت رُوحانی اور اصلی خاندانی تو پہلے ہے تھے - یہہ عداوت فرعی اوس عداوت اصلی کیساتھ ملکر عداوت دوبالا ہوگئی - اور کھا کہ اب بغیر قتل حسین علیہ السلام مجھے چین نھین - یا تو یزید نھین - یا حسن و حسینؑ نہین -

عمل چارم بیان اُون احادیث کا جو یزید کی بدذاتی پر شاہد ہین

حدیث شریف مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یزید کی بدذاتی اور برائی کی خبرین پہلے سے دی ہین چنانچہ ابویعلی ابوعبیدہ سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے لایزال امر امتی قائما بالقسط حتی تکون اول من یثلمہ رجل من بنی امیۃ یقال لہ یزید ترجمہ ہمیشہ امر امت میرے کا قایم ساتھ عدل اور خیر کے رہیگا۔ یہانتک کہ اول رخنہ ڈالیگا۔ امر امت مین اور دین مین ایک مرد بنی امیہ سے کہ نام اُسکا یزید ہوگا۔

اور روایت کی رویانی نے ابودردا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول من یبدل سنتی رجل من بنی امیۃ یقال لہ یزید ترجمہ اول میری سنت کو اور میرے طریق کو جو بدلیگا ایک شخص بنی امیہ سے ہوگا کہ نام اوسکا یزید کہتے ہونگے۔

اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے اللھم انی اعوذبک من رأس الستین وامارۃ الصبیان ترجمہ خدایا پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے اوس زمانہ سے کہ ساٹھوان برس ہجرت کا شروع ہوگا اور پناہ مانگتا ہون سرداری اور حکومت لڑکون یعنے نوجوانون نابالغون کی سے۔ پس قبول فرمای حقتعالی نے دعا اونکی کہ وفات پای اونھون نے ہجرت کے اونسٹھ برس مین۔ اور حکومت یزید کی ہوئی ساٹھوین برس ہجرت کے۔

اور نیز احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ کہ بارھا جناب رسالت پناہ نے فرمایا کہ

کہ نسل امیر معاویہ سے ایکشخص یزید نام پیدا ہوگا جو میرے حسین ع

کو تکلیف اور ایذا پہونچاویگا۔

عمل پنجم بیان حضرت امام حسنؑ کا زہر ہلاہل پینا یزید کی شرارت سے

روایت ہی کہ جناب حضرت امام حسن علیہ السلام کی وفات کا باعث آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس تھی۔ اس مجمل کے تفصیل اور مبہم کی تفسیر اسطرح پر ہی کہ یزید پلید نے اسماء بنت اشعث بن قیس جعدہ کی ہمشیرہ کو خفیہ جعدہ کے پاس بھیجا۔ اور کہا جعدہ سے کہو کہ مین ایکمدت سے عاشق زار جدائی مین بیقرار ہون۔ اگر تو راکب دوش رسولؐ اور راحت جان بتول سردار زمن جناب حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر ہلاہل دیکر مار ڈالے۔ تو مین تجھکو اپنے نکاح مین لاؤنگا۔ اور ایک لاکھ درم حق مہر کے ادا کرونگا۔ علاوہ اس کے بہت سا مال اسباب تیری لئی میرے پاس موجود ہے۔ حتی کہ جان تک بھی دریغ نہ کرونگا۔ اوس نابکار عورت نے آپکو زہر ہلاہل نوش کرایا۔

الشہادتین کی شرح مین ہی کہ جناب امام حسن علیہ السلام چالیس روز تک بیمار رہی۔ اور سخت تکلیف کیساتھ اون ایام مصیبت کو کاٹا۔ اور آخر ایام مرض مین فرمایا کہ میرے چارپائی گھر کے صحن مین بچھا دو لوگو نے صحن خانہ مین آپ کو لٹایا۔ آپنے ہاتھ مبارک بلند کئے۔ یعنے دست بدعا ہوئے۔ اور فرمایا ای بارخدایا مین اپنی زحمت نفس کا اجر اور اپنی تکلیف کا ثواب تجھ سے چاہتا ہون۔ کیونکہ اسوقت مجھے ایسی تکلیف پہونچی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہ پہونچی تھی۔

تہذیب التہذیب مین روایت ہے۔ کہ ابو نعیم
حلیہ عمیر بن اسحاق سے نقل کرتے
ہین۔ کہ ہین اور ایک شخص جناب حضرت امام حسن علیہ السلام
کی عیادت کو گئے آپ ہمارے جاتی ہی کھڑے ہوگئے۔ اور پائخانے
مین تشریف لیگئے۔ اور تھوڑی دیر مین باہر نکلکر فرمایا کہ میرا دل و
جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوکر دستون کے راہ سے نکل رہا ہے راوی
کہتا ہے کہ مین نے بچشم خود جاکر دیکھا تو فی الواقعہ وہ جگر کے
ٹکڑے تھے۔ یعنی اوس زہر کی تاثیر سے حضرت کا یہ حال تھا کہ
اِسہال کبدی اتھو شروع ہوگئے۔ اور آپ کی آنتین کٹ کٹکر باہر
گرتی تہین۔

چالیس روز کے بعد جناب امام حسن علیہ السلام نے وفات پائی۔
منقول ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام صاحب شہید ہو چکے
تو جعدہ نابکار نے یزید ملعون کو کہلا بہیجا۔ کہ دیکھ مین نے امام
ہمام کا کام تمام کردیا ہے۔ اب تو بھی میرے ساتھ اپنے وعدے
کو پورا کر۔

یزید ملعون نے اوسکو جواب دیا کہ تو سخت بیوقوف ہی جب مین اسپر راضی
نہ تھا کہ تو امام حسنؑ کے پاس رہے حالانکہ مین اونکو اپنا دشمن جانتا تھا پھر تجھ
کو اپنی پاس رکھنے کا ارادہ کرونگا۔ اور دوسرا یہ کہ جب تو نے امام حسنؑ
جیسی شخص اور ایسی قدیم محسن کو حرص دنیا کیوجہ سے زہر دیکر شہید کر دیا

تو مجھی تجھپر کسی طرحکا اعتبار نہین جا دور ہو اور آیندہ اس امر مین مجھ سے کلام نہ کر - پس وہ جعدہ بی نصیب دونو طرف سے گئی - نہ ادہر کی ہوئی نہ اودہر کی رہی اور وہ بدکار عورت مصداق فرمودہ حقتعالی خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین کی ہوئی

عمل ششم یزید کا حج کرنا امیر معاویہ کا بیمار ہونا اور یزید کا باپ سے بیعت طلب کرنا اور ولیعہد ہونا یزید کا اور وصیت امیر معاویہ رض

یزید کے ولیعہد ہونیکا ایک طول طویل قصہ ہے - اس جگہہ کتب تواریخ وسیر سے مجملاً تحریر کیا جاتا ہی - جب سبط نبی امام حسن علیہ السلام نے انتقال فرمایا - تو جناب امام حسین ع مدینہ معظمہ مین رہتے تھے - عبادت کبریا و ہدایت خلق خدا مین شب و روز گزارتے تھے - اور زیارت روضہ مطہرہ آنحضرت ص سی بہرہ اندوز ہوتے تھے - کسی سی کچھہ غرض نہ رکھتی تھے - اچانک یہہ معاملہ درپیش آیا - کہ معاویہ بن سفیان نے خبر انتقال امام حسن ع کی سنکر ارادہ مصمم کیا کہ یزید پلید کو اپنا ولیعہد کرون - مگر چونکہ یزید بیحیا ظالم زانی شراب خوار اور جوارے نہایت بدکردار تھا اور فسق و فجور علانیہ کرتا تھا - امیر معاویہ متفکر تھا کہ ایسی شخص کو کسطرح ولیعہد کیا جاوے اصحاب وغیرہ تمام مسلمان کسیطرح راضی ہونگے -

دوسرا یہہ خیال تھا کہ آجتک کسی نے اپنے موجودگی مین اپنے بیٹے کو ولیعہد نہین کیا - ہمیشہ اس تردد مین رہتا تھا - کہ اس اثنا مین کوفہ کا حاکم جو امیر معاویہ کیطرف سے تھا - دمشق مین آیا - اور امیر معاویہ کو خلوت مین یزید کے ولیعہد کرنیکا مشورہ دیا - امیر معاویہ نے

کہا لوگ راضی نہین ہونگے - حاکم کوفہ نے کہا کہ کوفہ والونکو مین راضی کر لونگا - اور حاکم بصرہ بصرہ والونکو راضی کرے - اکثر سپاہ انہین مقامون مین ہے - جب یہان کے لوگ راضی ہوگئے پھر سب آسان ہے امیر معاویہ نے خوشی سے یہہ سر انجام حاکم کوفہ کو سونپا اور اوسنے ہزار ہا درم کے طمع سے لوگونکو دے دلاکر راضی کیا -

اور امیر معاویہ نے ایکخط مروان حاکم مدینہ کے نام لکھا کہ مدینے کے لوگونسے یزید کی بیعت طلب کرو - مروان نے لاکھ درم عبد اللہ بن عمر کو بھیجے - اور بیعت یزید کا بھی پیغام بھیجا - ابن عمر نے وہ درم واپس کئے - اور کہا کہ میرا دین لاکھ درم کو سستا ہے یعنی بیعت سے انکار کیا - اور بھی کسینے منظور نہ کی -

مروان نے یہانکا تمام حال امیر معاویہ کو لکھا - امیر معاویہ نے بعض کو طمع درم دینار سے بعض کو ڈرا اور خوف سے کوفہ اور بصرہ والونکو تو یزید کی بیعت پر راضی کر لیا -

مگر بعض لوگونے امیر معاویہ سے کہا کہ یزید کو ولیعہد بنانا برا ہے - امیر معاویہ نے یزید کو بہت سے نصیحتین کین - اور سمجہایا - کہ برے کام چہوڑ دے -

یزید نے حج بھی کیا

یزید ملعون نے لوگونکے دکہلانے کے واسطے اوس سال حج بھی کیا اور مکہ مدینہ مین بہت سے خیرات وغیرہ بھی کی - لوگون مین اسبات کا شہرہ ہوا

القصہ امیر معاویہ نے پروانے بھیجکر سرداران نامی کوفہ اور بصرہ اور مصر اور جزیرون کے ملک شام مین بلوائے۔ اور خود امیر معاویہ بھی شام کیطرف روانہ ہوا۔ اور اثنائے راہ مین امیر معاویہ لقوہ کی مرض مین گرفتار ہوا۔ اور سخت بیمار ہوا۔ جو لوگ واسطے عیادت کے آتے تھے۔ امیر معاویہ کو نہایت غمگین اور دلتنگ دیکھتے تھے۔ چنانچہ مروان بھی آیا اور اوسنی سبب غمگینی کا دریافت کیا۔ امیر معاویہ نے کھا کہ مین بہت بری مرض مین مبتلا ہوا ہون۔ دشمن دیکھکر ہنسینگے۔ اور دوست تمام روئینگے۔ اور ڈرتا مین کہ یہ بلا اس سبب سے نازل نہ ہوئی ہو کہ مین علی ابن ابی طالب سے ناحق لڑا ہون۔ اور حق تلفی اوسکی کی ہے۔ الغرض وہانسے منزل بمنزل شام مین پہونچا۔ اور اپنے مصاحبین کو مکر کے باتین سمجھا کر ایک دن مجلس مرتب کے اور بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ آیت پڑہی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اور پہر یزید ملعون کی تعریف اور اوسکی شجاعت اور سخاوت وغیرہ بیان کرنے شروع کی۔

امیر معاویہ کی حکمت عملی

جو لوگ الغرض جنکو پہلے مکر کے جال مین پہنسا رکھا تھا۔ وہ سب یک زبان ہو کر بولے۔ کہ ای امیر زندگی کا کچھ اعتبار نہین ضرور تجھکو لازم ہے کہ اپنے فرزند کو ولیعہد کر۔

بعض حق کہنے والونے اوسوقت بھی کہدیا کہ ای امیر معاویہ کچھ فکر تو کر۔ کس شخص کو امت رسول پر والی کرتا ہے۔ قیامت کو تجھ سے کیا

بازپرس ہوگے۔

امیر معاویہ نے کہا یہ بات سچ ہے۔ مگر اور اصحاب سب بوڑہے ہوگئے ہین۔ اور اونکے فرزند اگرچہ موجود ہین۔ لیکن اون سب سے مجھے اپنا فرزند عزیز ہے۔ الغرض سب نے خواہ نخواہ طوعًا وکرہًا بیعت کی۔

تاریخ الخلفا اور رسالہ اثبات بالسُّنہ مین ہے

کہ عتبہ بن قیس کہتے ہین۔ کہ امیر معاویہ جب شام مین پہونچا۔ تو ایک دن اِس مضمون کا خطبہ تمام حاضرین جلسہ کو سنایا۔ کہ بار خدایا مین نے اپنا ولیعہد یزید کو کیا۔ کیونکہ مین نے اوسے اسمرتبہ کے لئے سزاوار پایا۔ مین جس فضیلت کا اسمین خیال کرتا ہون۔ اوسکو اوس فضیلت پر پہنچا۔ خداوندا اگر مین نے اوسے محض پدری شفقت کیوجہ سے والی خلافت بنایا ہو تو مین سچے دل سے کہتا ہون کہ اوسے مرتبہ خلافت کے پہنچنے سے پہلے درمیان ہی سے اوٹھالے۔

ناسخ التواریخ مین ہے کہ جب امیر معاویہ کو شدت مرض مین حالت غشی طاری ہوئی تو اوسوقت ایکعورت قرشیہ جو وہان موجود تھی۔ اچانک بولی کہ امیر المومنین معاویہ نے دنیا سے کوچ کیا۔ تو امیر معاویہ نے اُسیوقت آنکھین کھولدین اور یہ شعر کہے۔

اذا متُّ مات الجود وانقطع النّدیٰ	من النّاس الّا من قلیل مُصرّد
وردت اکف السّائلین وامسکوا	من الدّین والدنیا بخلف مجدّد

یہ شعر پڑہکر امیر معاویہ نے ہاتھ بڑہایا۔ اور جو تعویذ کہ اپنے گلے مین

رکھتا تھا توڑ ڈالا اور یہہ شعر پڑہا۔

واذالمنیۃ انشبت اظفارھا	الفیت کل تمیمۃ لاتنفع

یزید ملعون ہر وقت باپ کے سرہانے موجود رہتا تہا۔ کہنے لگا یا ابتاہ بہتر ہے کہ آپ ہی میرے ساتھ بیعت کریں۔ تاکہ سب لوگونکو میری خلافت کا یقین ہو۔ خدانخواستہ اگر آپکا انتقال ہو جاوے۔ اور آپنے میرے امر سلطنت کو محکم کیا ہو۔ تو آل ابوتراب مجھے سخت پریشان کرے گے۔ امیر معاویہ یہہ باتین سنتا تہا اور کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ دوسرے روز جو چار شنبہ کا دن تہا۔ امیر معاویہ نے کل امرا اور وزرا کو طلب کیا۔ جب حاضر ہوئے۔ تو چوبدار کو کہا گیا کہ کسی کو اندر آنے سے مت روکنا۔ جو شخص چاہے اندر چلا آوے۔ یہہ بات سنتے ہی بہت سی لوگ جوق جوق آتے تہے۔ اور سلام کر کے چلے جاتے تھے۔ آخر ضحاک بن قیس کوتوال شہر لوگون کے کہنے سے امیر معاویہ کے پاس حاضر ہوا۔ بعد سلام کے دریافت حال کیا۔ امیر معاویہ نے کہا کہ کیا کہون کثرت معاصی سی زیر بار ہون اور عذاب خداوند تعالی کیطرف نگران ہون۔ ضحاک نے کہا کہ خداوند کریم حضور کو عمر ہزار سالہ عنایت کرے ایک ضروری عرض گزارش کرتا ہون کہ تمام لوگ آپکی بیماری سخت سنکر پریشان ہو رہے ہیں۔ اور خلافت کے بارے مین مختلف باتین گوشزد ہو رہی ہین۔ جب آپ کی زندگی مین یہہ حال ہی۔ تو خدا معلوم آپ کے بعد کیا حال ہوگا۔

مسلم بن عقبہ بولا کہ مین نے اکثر لوگونکو خواہان بیعت یزید کا پایا

یزید کا طلب بیعت کرنا پدر سے

اب آپکی حالت بہت نازک ہے۔ خدا جانے کل کیا ہوگا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ
آپ بھی یزید سے بیعت کیجئے۔ تاکہ اوسکی خلافت کو قوت استحکام حاصل ہو
اور لوگونکی پریشانی بھی دور ہو۔ امیر معاویہ نے کہا تو سچ کہتا ہے میرا
دل بھی چاہتا ہے کہ ابد الآباد تک خلافت اور سلطنت میرے گھر مین
رہے۔ لیکن آج بدھ کا دن ہے۔ جو کام اسدن نہین کیا جاوے وہ نامبارک
ہوتا ہے۔ یہہ کام کل تک ملتوی رہنے دو۔ ضحاک اور مسلم اس التوا پر راضی
ہوئے۔ اور کہا کہ دروازہ پر لوگونکا بہت ہجوم ہے۔ جبتک آپ بیعت
یزید کی نہ کرینگے۔ تو سب لوگ اوسوقت تک واپس نجائین گے۔ امیر معاویہ
نے کہا کہ اچھا تمام لوگونکو اندر بلالو۔ تاکہ اونکا منشا معلوم ہو۔ ضحاک اور
مسلم باہر گئے۔ اور سرداران شام مین سے ستر آدمی ہمراہ لائے۔ انہوں نے
آتے ہی سلام کیا۔

امیر معاویہ نے باآواز غمناک سلام کا جواب دیا۔ اور پوچھا کہ اہل
اہل شام تم مجھ سے خوش ہو یا ناراض۔

وہ سب یکزبان ہو کر بولے کہ ہم بہت خوش ہین رضینا باللہ الملک
اب ہم سب لوگ یزید کی خلافت پر راضی ہین۔
اور اسکام مین ہم دل وجان سے دریغ نکرینگے
امیر معاویہ کو یہہ باتین سنکر کسیقدر خوشی حاصل ہوئے اور اوٹھ
بیٹھا دربان کیمعرفت سبکو اندر آنے کی اجازت دیدی۔
لوگ نعرے مارتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ اور سب نے متفق اللفظ ہو کر

ضحاک اور مسلم کا التماس

تین دفعہ پکارا۔ کہ ہم یزید کے سوا کسی سے بیعت نکرینگے۔
امیر معاویہ نے یہ سنکر ضحاک بن قیس کو کہا کہ پہلے پہل میری طرف سے
یزید کیساتھ بیعت کر۔

امیر معاویہ نے یزید سے بیعت لی۔

ضحاک بن قیس نے امیر معاویہ کیطرف سے یزید کیساتھ بیعت کی اوسکے
بعد مسلم بن عقبہ نے بیعت کی۔
بعد اونکے جتنے اوس دار الخلافہ مین تھے سب نے بیعت کی۔ پہر یزید
ملعون خلعت خلافت کا پہنکر اور شمشیر حمائل گلو کرکے شہر کی جامع
مسجد مین آیا باقی لوگ شام کے بھی حاضر ہوئے۔
یزید منبر پر چڑہ کر دیر تک خطبہ پڑہتا رہا۔
خطبہ پڑہنے کے بعد باقی شامیون نے بھی بیعت کی۔ دوسرے دن امیر معاویہ
نے اپنے خاص لوگونکے مجمع مین یزید کو بلایا۔ اور بہت سی نصیحتین اور
وصیتین امور دنیا اور دین کی کین۔

یزید کو نصیحت کرنا۔

ترجمہ طبری مین ہی کہ امیر معاویہ نے یزید کو امام حسین علیہ السلام
کے بارے مین مزید وصیت کے کہ جہانتک ہوسکے حسین ابن علی کے مرتبے کی
نگاہداشت ضرور کیجیو کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت
کیوجہ سے سب لوگ اونھین بیحد دوست رکھتے ہین۔ تیری سلطنت اور امارت
کی درستی اور کمال کا باعث اونکی ساتھ سلوک اور مدارا کرنا ہے۔ خلافت کے
اعلی غرفہ کا زینہ حسین علیہ السلام کی اطاعت وانقیاد ہے۔ ضحاک اور مسلم
کو کہا کہ تم گواہ رہنا اور یہ بھی ترجمہ طبری مین ہی۔ کہ امیر معاویہ نے یزید

سے کھا کہ ای یزید مجھ سے جھانتک ہوسکا تیری خلافت پر مین نے کوشش
کی۔ اور بڑے بڑے شجاعان عرب کو شکست دیکر تیری بعیت پر آمادہ کیا۔
لیکن چار شخص جو عظمای قریش سے ہین۔ اور اونھونے اس بعیت سے
بالکل انکار کیا ہے۔ اونکی بابت وصیت کرتا ہون۔ کہ تو اوسی کے موافق
اونسے سلوک کرنا عبدالرحمن بن ابی بکر ایک مرد عافیت طلب ہے
اوسے عزلت نشینی مطلوب ہی۔ جو تجھ سے بن سکی اوسے دیجیو۔
عبداللہ بن عمر ایک بڑا عابد زاہد شخص ہے اوسے ملک وغیرہ کی
بالکل آرزو نہین اوسکی بھی دلجوئی کرتے رہنا۔
البتہ عبداللہ بن زبیر کے حیلے سے غافل مت رہنا اگر وہ بعیت کرے تو
بہتر ورنہ اوسے قتل کرادینا۔
اور جناب امام حسین علیہ السّلام کے مراتب کی نگاہداشت لازمی امر ہی
جب مدینہ مین جانا اونکی خدمت مین کچھ نقد و مال سے ضرور مروّت کرنا
اگر تو انکے ساتھ برائی کرے گا تو اسفل السافلین مین تیری جگھ ہوگی۔
کیونکہ مین نے خود حضرت رسول اکرم ص سے سُنا ہی فرماتے تھے۔ کہ ایک
دن جبرائیل ع میرے پاس آیا اور کھا کہ تیرے بیٹے حسین کو تیری اُمّت
قتل کرے گے اور قاتل اوسکا تمام زمانے کا ملعون ہوگا۔ پھر آنحضرت
نے بھی قاتل حسین پر لعنت کی غرضکہ امیر معاویہ نے جناب امام حسین ع کی
تعظیم و تکریم کیواسطے بہت طویل وصیّت کی اور بعد اسکی آواز اسیر کی
بیٹھ گئے۔

عمل ہفتم امیر معاویہ کا انتقال و تعزیت اور تہنیت سلطنت یزید

ناسخ التواریخ میں ہے کہ جب امیر معاویہ نے میسون مادر یزید ملعون کو طلاق دی تھی۔ اور اوسے اپنے وطن میں پھنچا دیا تھا۔ تو وہ اپنے خویشوں میں جا ملی۔ اور جوارین میں رہنے لگی۔

یزید ملعون جو طبعًا شراب اور شکار اور دیگر منہیات شرعیہ پر حرص تمام رکھتا تھا۔ تو اکثر اوقات بہ اتفاق شکار چلتا پھرتا مقام جوارین میں جا پھونچتا تھا۔ اور مان سی ملکر خوش ہوتا تھا۔ اتفاقًا انتقال امیر معاویہ کیوقت بھی یزید جوارین میں تھا۔ ضحاک اور مسلم نے ایک قاصد کو یزید ملعون کیطرف دوڑایا۔ اور اوسے انتقال امیر معاویہ کی خبر بھیجی۔ یزید ملعون قاصد کیصورت مضطربانہ دیکھکر سمجھا کہ امیر معاویہ نے انتقال کیا ہے اور یہ شعر پڑھے۔ **شعر**

جاء البرید بقرطاس یخب بہ	فاوجس القلب من قرطاسہ فزعا
قلنا لک الویل ماذا فی صحیفتکم	قال الخلیفۃ امسی مثبتا وجعا

یہ شعر پڑھ کر فورًا وہان سی روانہ ہو کر تیسرے دن مدفن امیر معاویہ پر پہونچا۔ اور اوسکی قبر پر فاتحہ پڑھ کر اپنے گھر مین چلا گیا۔

بعض کتب مین مسطور ہے کہ یزید ملعون نے امیر معاویہ کو زہر پلا کر مار ڈالا۔ اور بعضو نے لکھا ہے کہ یزید نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔

ناسخ التواریخ مین ہے کہ معاویہ بن سفیان نے اسی برس کی عمر پاکر ماہ رجب کی پندرہوین تاریخ سنہ ۵۹ ہجری کو مقام دمشق مین

آخرت کا سفر کیا۔ امیر معاویہ کے جنازہ پر قیس نے نماز پڑھی۔ بعض کہتے ہین کہ یزید ہی نے نماز پڑھائی۔ اور دروازہ صغیرہ دارالامارہ دمشق ہین علحدہ مقبرے مین دفن ہوا

تاریخ مسعودی مین ہے کہ یزید ملعون باپ کے مرنیکے بعد تین دن تک اندر محلسرا مین رہا تھا۔ اس عرصہ مین تمام اشراف عرب اور قاصدان بلاد و سرداران لشکر اور سفیران شاہی اسکے باپ کی تعزیت اور اسکی تہنیت سلطنت کو آئے۔ چوتھے روز پھر محلسرا سے پراگندہ حال بکھرے بال غبار آلودہ باہر نکلا۔ اور منبر پر چڑہا۔ خداوند جل علا کی حمد و ثنا کی۔ اور پھر بولا کہ معاویہ خدا کی رسیون مین سے ایک رسی تھا۔ جبتک خدا نے چاہا اوسے دراز کیا۔ اور پھر جب چاہا تو اوسے قطع کر دیا۔ یہ کہہ کے پھر گھر مین چلا گیا

عمل ہاشتم یزید کا تخت سلطنت پر بیٹھکر بذریعہ خط و معرفت ولید امام حسین سے بیعت طلب کرنا اور اونکا انکار کرنا اور کوچ کرنا امام کا کعبۃ اللہ کیطرف

روضۃ الصفا مین ہے کہ جب امیر معاویہ کا انتقال ہوا تو یزید ملعون نے بعد ادائی رسم تعزیت کے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی خزانے مال کے کھولدئے امیرون اور سردارون اور خیل و حشم کو بقدر مراتب انعام و اکرام دئے۔ اور ایک خط بنام ولید بن عتبہ (جو مدینہ کا حاکم تھا) بھیجا۔ اوس خط کا مضمون یہ تھا کہ والد امیر امیر معاویہ جو تمام روی زمین کا خلیفہ تھا فوت ہو چکا ہے اور مجکو

اپنی حین حیات مین اپنا خلیفہ اور ولیعھد کرلیا تھا۔ اور مجکو وصیت کرگیا
تھا کہ اولاد ابوتراب سے حذر اور خوف رکھنا۔ تم اس خط کو دیکھتے ہی اہل مدینہ
سے میری بعیت طلب کرو۔ **بعض** کتب مین مذکور ہے کہ اسی خط کے لفافے
مین ایک رقعہ اور مختصر مضمون کا بھی ملفوف کیا تھا۔
اوسکا مضمون بنام **ولید** اسطرح پر مرقوم تھا۔ کہ جناب حضرت **امام حسین**ؑ
و **عبداللہ بن عمر** و **عبدالرحمن بن ابی بکر** و **عبداللہ بن زبیر** سے
بعیت میری طلب کرے۔ اور اس کام مین دیر درنگ ہرگز نہ کرے۔ اگر بعیت میری
منظور نہ کرین تو جلدی سر اونکے اوتار کر میری طرف بھیجدے۔
جب اس مضمون کے رقعے ولید بن عتبہ کے پاس پہنچے
تو ولید نے دل مین کھا کہ معاذاللہ میری کیا مجال ہے کہ مین جناب امام
حسینؑ کا سر کاٹون۔ لیکن یزید ملعون کی ڈر سے اور بخوف فتنہ انگیزی
بعجلت تمام **مروان بے ایمان** کو مشورہ کیواسطی طلب کیا۔
مروان نے آتے ہی کھا کہ ان چارون شخصونکو بلاکر بعیت طلب کر اگر منظور
کرلین تو خیر۔ ورنہ قتل کر ڈال۔
ولید بن عتبہ نے ایک قاصد کو امام حسینؑ وغیرہ کے پاس بھیجکر طلب کیا
امام حسینؑ تشریف لائے۔ ولید نے مضمون خط سی مطلع کیا۔ اور کھا کہ یزید
کی بعیت منظور فرمائی۔ کیونکہ معاویہ بن سفیان کا انتقال ہو چکا ہے۔
اور یزید ولیعھد ہوا ہے۔ اور اوسکی بعیت پر تمام مسلمان راضی ہوئے ہین۔
امام حسینؑ نے فرمایا کہ مین اسکا جواب جو مناسب ہوگا کل کے روز دیدونگا۔

ولید نے کہا بہت اچھا۔ مگر مروان لعین بول اوٹھا کہ ای ولید اس وقت کو غنیمت سمجھ۔ پھر یہ حسینؑ تیرے ہاتھ نہ آئیگا۔ اور ابھی انکو قتل کر۔

اس بات کے سنتے ہی جناب امام حسینؑ جلال حیدری مین آگئی اور فرمانے لگے کہ ای ابن الزرقا کیا بکتا ہے کسکی طاقت ہی کہ میرے ساتھ ایسے حرکات کر سکے خبردار جو شخص کہ میری نسبت ایسا ارادہ کریگا۔ اوسکی خون سے زمین کو سیراب کردونگا۔ ہم اہلبیت نبوی ہین۔ ہم سی ایسے شخص کے بیعت طلب کرتا ہے جو زانی فاسق شراب خوار بدکردار ہے۔

امام حسین علیہ السلام وہانسے اوٹھ کر اپنی مقام پر تشریف لیگئے۔

ولید کو مروان لعین کہنی لگا کہ میرا کہنا تو تو نے نہین مانا۔ اسوقت خوب موقعہ تھا کہ حسینؑ کی گردن اوتار لیتا۔

ولید نے کہا وہ یک یا مروان اگر یزید لعین شرق غرب کی سلطنت مجھے بخشدی تب بھی امام حسینؑ کے قتل کا اشارہ بھی نکرون۔ خدا کی سامنی کیا جواب دونگا۔

دوسرے دن جناب امام حسینؑ گھر سے باہر کسی خبر کی تفتیش کے واسطی تشریف لائے۔ تو مروان حاکم راہ مین ملا۔ اور امام حسین کو کہا۔ اچھی بات ہی کہ تم یزید کی بیعت منظور کرلو۔ امید ہے کہ یزید تمکو بہت سی انعام و اکرام سی خوش کریگا۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا نعوذ باللہ مین یزید ظالم زانی فاسق کی بیعت کرون۔ اور یزید لعین کے حقمین بہت کچھ سخت و سست کہا۔ مروان نے کہا اگر یزید کی بیعت نکروگے تو مین تمکو ہرگز نہ چھوڑونگا۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا

کہ (دور ہو ای پلید) ہم اہلبیت اطہار ہین۔ اور بہت جلال ہین آگئے۔
مروان لعین چپ ہو کر چلا گیا۔ اور یہ حالت بتمامہ ولید بن عتبہ کو جاکر سنائی۔
ولید نے کچھ مختصر حالات انکار کے یزید کو لکھ بھیجے۔ یزید مردود نے یہہ حالت
عضہ مین لکھا کہ امام حسینؑ کا سر مبارک بہت جلد کاٹکر بھیجدو۔ اور ولید کو بہت
کچھ طمع مال و دولت کا بھی دیا۔ ولید کے پاس جب دوبارا یہ تحریر پہنچی تو ولید نے
کہا لاحول و لاقوۃ الا باللہ اگر یزید مجکو ہفت اقلیم دینے کا وعدہ کرے تب بھی امام
حسینؑ کا خون روا نہ رکھون اور جو نقصان مخالفت یزید سے مجکو پہونچیگا وہ اپنے
سر پر لیلونگا۔ اس مضمون کے خط متواتر یزید کیطرف سے ولید کے پاس آتے رہے
اور ولید اون سب کے مضمون سے جناب امام حسینؑ کو مطلع کرتا رہا۔ آخر جناب
امام حسینؑ ایسے خط و کتابت سے تنگ آکر روضۂ مطہرہ سے الوداع کرکے کعبۃ اللہ
کیطرف روانہ ہوئے۔ یزید نے یہ خبر پاکر اپنے لشکر کے کچھ آدمی مکہ معظمہ مین بھیجدیے
اور تاکید کی کہ جسطرح ہو سکے امام حسینؑ کو قتل کرنا۔ اسکے بعد جو حالات جناب
امام حسینؑ اور اہلبیت رسول الثقلین پر گزرے ہین ہر ایک مومن پر روشن ہین کچھ
حاجت بیان نہین خصوصاً اس رسالہ مین جونکہ حالات یزید کا لکھنا مطلوب ہے
لھذا اسی قدر حالات امام حسین علیہ السلام پر اکتفا کیا گیا۔

عمل ظلم اہلبیت اطہار کا بمعہ سرہای مبارک دربار یزید مین آنا اور
یزید لعین کا خوش ہونا اور شراب پینا اور سر مبارک امام حسینؑ کیساتھ
طرح طرح کی اہانت و استہزا کرنا اور ہتک حرمت کرنا

سعادۃ الکونین مین روایت ہے کہ جب سر مبارک امام حسینؑ کا بمعہ اہلبیت اطہار کے

ابن زیاد بدنہاد نے ہمراہ زجر بن قیس کے یزید علید کے پاس بھیجا تو یزید ملعون نے اہلبیت کی خبر سنکر شاہانہ دربار آراستہ کیا۔ اور جملہ روسا و امرا کو حاضر ہونیکا حکم دیا۔ جسوقت سر مبارک بمعہ ذریات طیبات کے آیا۔ دربار مین طلب کیا چنانچہ امام حسینؑ کا سر مبارک اوس ملعون کے آگے رکھا گیا بعض کتب معتبرہ مین مسطور ہے کہ ایک طشت زرین مین سر مبارک رکھا گیا۔ یزید ملعون نے ڈہل اور نقارہ تمام شہر مین بجانیکا حکم دیا گویا کہ عید کا سامان بنایا تھا **قصص بخاری** مین ہے کہ جسوقت سر مبارک یزید کے آگے لائے۔ تو وہ مردود نہایت خوش ہوا۔ اور شراب پی کر سر مبارک کیساتھ طرح طرح کی اہانت کرتا رہا اور شطرنج کھیلتا رہا۔ پس جب غالب آتا تھا شطرنج مین دوسرے پر تو تین پیالیان شراب کی پیتا تھا۔ اور جو شراب بچتی تھی تو اوس طشت مین ڈالدیتا تھا جس مین سر مبارک دہرا ہوا تھا۔ مگر وہ شراب قدرت خدا سے اوڑجاتی تھی۔ کیا مقام غضب کا ہے کہ جسکی زینت سے عرش فخر کرتا ہوا اور جبرئیل کو فخر خدمت گزاری ہوا اور اوسکا یہ حال ہو۔

تہذیب الکاملہ مین ہے کہ یزید لعین نے امام حسینؑ کے مونہ مبارک مین مینخ ٹھونکی۔ اور طرح طرح کی اہانت اور ذلت سے پیش آیا۔

روایت ہے کہ جب سر مبارک یزید ملعون کے آگے رکھا گیا۔ تو شمر ذی الجوشن نے تمام جدال و قتال کا احوال اول سے آخر تک یزید ملعون کو سنایا۔ **شمر** کی اس گفتگو نے یزید کے دلکو ایسا بیچین کر ڈالا۔ کہ اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ اور کہا تمہارے حال پر افسوس ہے۔ سر مبارک کیطرف

الامان

لعنۃ اللہ علیہ

مخاطب ہوکے کہا کہ مین تو محض تمہاری اطاعت پر راضی تھا۔ حسین کا قتل مجھے ہرگز منظور نہ تھا۔ اگر بخدا مین امام کے مقابل ہوتا تو کبھی اس طرح سے پیش نہ آتا۔ ابن زیاد پر خدا کی لعنت ہو کہ اوس خانہ خراب نے ہر نیک و بد کی دل مین میری عداوت کا بیج بو دیا۔ یہہ کہکر پھر سر مبارک کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای حسینؑ خدا تعالی تجہپر رحم کرے تجھے ایک ایسی بیباک شخص نے قتل کیا جو حق رحم سے ناواقف تہا۔ اور محض ناآشنا تہا۔

سعادۃ الکونین مین ہے کہ جب سر مبارک کیساتھ اہلبیت اطہار بھی دربار مین تشریف لائی۔ تو اہلبیت اطہار کو اوس ملعون کی تخت کے دو رویہ کھڑا کیا گیا۔ یزید عنید اہلبیتؑ کے سامنے ایک چھڑی جو اوس پلید کے ہاتھ مین تھے اوس سے بار بار جناب امام حسین علیہ السلام کے لب و دندان مبارک کو چھیڑتا تھا **ابو برزۃ الاسلمی** جو رسولخداؐ کے صحبت یافتہ تھے۔ یہہ لغویات دیکھکر غصے ہوئے اور کہا ای یزید امام حسین کے لب و دندان مبارک سے اپنی چھڑی دور رکھہ۔ خدا کی قسم مین نے پیغمبر خدا کو اکثر دیکھا ہے کہ ان مبارک لبون پر بوسہ دیتے تھے اور موںھہ سے موںھہ ملاکر پیار کرتے تھے۔

کتاب مناہج مین ہے کہ جب یہہ خبر بعض اصحاب رسول کو ہوئی تو وہ روتے پیٹتے یزید ملعون کے پاس آئے۔ اور کہا کہ ای ملعون تو فرزند رسول خدا کیساتھ ایسی اہانت اور بی ادبی کرتا ہے۔

یزید ملعون نے ادن سات اصحابیان جلیل القدر کو شہید کرادیا۔

سعادۃ الکونین مین ہے کہ یزید ملعون نے آپکے سر مبارک کو نیزہ اور برچھی

پر رکھکر اتنی مُدت تک کوچہ گردی کرائی کہ کاسہ سر مبارک مین چرپائی اندھی دبے کتاب غرر السیر مین ہے کہ امام حسین ع کے شہید ہونیکے بعد یزید ملعون نے اونکی منکوحہ بیبیون اور بچون اور بہنونکو دمشق کے گلی کوچون مین پھرایا۔

آخر یزید لعین نے نعمان بن بشیر کو تیس سوار کے ساتھ ہمراہ رکاب حضرت امام زین العابدین اور اہلبیت کے کیا۔ سر مبارک حضرت امام حسین ع اور سر تمام شہداء کے حضرت امام زین العابدین کے حوالے کئے۔

امام زین العابدین بمعہ اہلبیت اطہار مدینہ شریف کیطرف روانہ ہوئے۔

سعادۃ الکونین مین ہے کہ اہلبیت کو یزید ملعون نے خشک پالانون پر سر و پا برہنہ بال کھلے ہوئے بے پردگی کے ساتھ سوار کر کے بمعہ سر مبارک مدینہ کیطرف بھیجا۔

عمل دہم یزید کا سخت بدکار شراب خوار حرامکار ہونا اور اہل مدینہ کا بیعت یزید لعین سے یک لخت منحرف ہونا

روضۃ الصفا مین ہے کہ مدینہ کے لوگ ایک تو شہادت حضرت امام حسین ع کا حال سنکر یزید پلید سے متنفر اور بیزار تھے۔ اور پھر متواتر سنا اور معلوم کیا کہ یزید شراب پیتا ہے اور رات دن حرام کے کامون مین غرق رہتا ہے اور شکاری کتون سے شکار کرتا ہے اور اونکو اپنے پاس بٹھاتا ہے۔ اور اون سے کھیلتا ہے۔ اور طنبورہ اور مزامیر اوسکی مجلس مین بجتے ہین۔ اور مجمع اہل فساد و فسق کا اوسکے پاس رہتا ہے۔ پس سب لوگ مدینے کے اوسکی حرکتون سے متنفر اور بیزار ہوگئے اور اوسکی بیعت سے یک لخت پھر گئے۔ اور عبد اللہ بن حنظلہ سے سب نے بیعت کرلی۔

عمل یازدہم یزید کا تمام منہیات شرعیہ کو اپنے عہد مین علانیہ رواج دینا اور مدینہ مطہرہ پر لشکر کشی کرنا

روایت ہے کہ جب یزید لعین قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہلبیت اطہار سے
فارغ ہو چکا۔ دین کو دنیا، دنی کیواسطے کھو چکا۔ تب اس گھمنڈ اور غرور سے
قساوت اور شقاوت اوس شیطان کی زیادہ ہو گئی۔ چنانچہ نہایت ہی قبیح
افعال جیسی بھائی کا اپنے بہن سے۔ اور ماں کا بیٹے سے نکاح اور سود
اور شراب خوارے وغیرہ منہیات شرعیہ کو اوس نے اپنے عہد مین علانیہ رواج
دیدیا۔ اور دست تظلّم اپنے کو از حد دراز کر دیا تھا کہ اچانک یزید ملعون
نے مدینہ منورہ کے لوگونکا بیعت سی پھر جانیکا حال سنا۔ سنتے ہی
سنہ ۶۳ھ مین ایک لشکر عظیم بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمی کا واسطے لوٹ
لینے مدینہ منورہ کے بہیجا۔ اور مسلم بن عقبہ کو لشکر کا سردار کیا۔
اور مدینے کے لوگ بھی مستعد جنگ کے ہوئے۔ اور ایک طرف مدینہ کے خندق
درست کی۔ جب مقابلہ فریقین مین ہوا تو مدینہ کی فوج یزید ملعون
کی فوج پر غالب آگئی۔ قریب تہا کہ فوج مدینہ کی فتح پائے اور فوج مردود کی
شکست کہائے۔ مگر مروان ملعون جو مدینہ مین تہا اور ظاہراً فوج مدینہ
سے مل رہا تہا۔ اوسنی دغا اور فریب دیا۔ اور فوج یزید کو ایک طرف
سے مدینے کے اندر بلا لیا۔ پس فوج لعین نے اندر آتے ہی قتل عام شروع
کر دیا۔ تین دن تک مدینہ مطہرہ کے لوگ قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے۔
جب قوم لعین اوپر اہل دین کے غالب آئی تو آداب مدینہ طیبہ کا اور پاس

روضہ مطہرہ کا اون مردودونّے کچھ نہ کیا۔ اور فساد عظیم برپا کیا
سات سو حافظ قاری اور تین سو صحابی شہید ہوئے۔
خواص اور عوام اور لڑکے بالے دس ہزار آدمیوں سے زیادہ شہید کئے۔
اور لڑکیوں کو قید کیا۔ اور حضرت ام سلمہ کا گھر لوٹ لیا۔
مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے باندھے۔ چنانچہ گھوڑونّے منبر اور
مزار شریف کے درمیان کیچھ پیشاب اور لید سی نجس کی اور کتّے بلّے
منبر منیف پر مسجد شریف کے اندر بیٹھتے تھے۔ اور تین دن تک مسجد نبوی
اذان و اقامت اور نمازیوں سے خالی رہی۔
فقط سعید بن مسیب بوضع دیوانوں کے ہوکے اپنے جینے سے ہاتھ
دہوکے مسجد شریف مین جھاڑو دیا کرتے تھے اور ہر روز نماز پنجگانہ کی وقت
آوازہ اقامت کی صاف صاف قبر شریف کے اندر سے سُن لیا کرتے تھے۔
اور بھی بہت سی اعمال قبیح یزیدیوں نے اوس شہر مطہر اور مسجد انور مین کئے
جہان فرشتے بلا اذن قدم نہ دھرتے تھے۔ ملاء اعلی اوسکی تعظیم و اکرام کرتے تھے۔
اور اون ناپاکون نے ایسے ایسے بے ادبیان اور حرمزدگیان کہین کہ اوکی
لکھنے سے قلم عاجز ہے۔ الغرض جو شخص کہ یزید کی بعیت منظور کرتا تھا
اوسکو چھوڑ دیتے تھے۔ اور جو نکرتا تھا اوسکو بلا تامل قتل کر دیتے تھے۔ بعض
اہل مدینہ نے طلب بعیت یزید پر اسطرح کہا کہ ہم بعیت کرتے ہین ساتھ کتاب
اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم کے تو یزید نے اون سبکو قتل کرا دیا۔
اس لڑائی کا نام واقعۂ حرّہ ہے۔

عمل دوازدہم یزید ملعون کا کعبتہ اللہ پر لشکر کشی کرنا اور مکہ معظمہ اور کعبے کی سخت ہتک حرمت کرنا

مکہ معظمہ مین لوگون نے عبد اللہ بن زبیر سے جب بعیت کر لی - اور یزید کے حاکم کو وہانسے نکالدیا - تو

یہہ خبر سنکر یزید ملعون سگ دنیا سے دون نہایت برافروختہ ہوا - اور ایک لشکر عظیم واسطے ہتک حرمت کعبہ مکرمہ کے بھیجا - فوج لعین نے آتے ہی قتل اور لوٹ کا بازار گرم کیا - اور کعبہ معظمہ کو پتھرون سے سنگسار کیا - تمام عمارات کعبہ کے ڈہانے کیواسطے اتنے پتھر صحن حرم محترم کعبہ مین پھینکے کہ تمام صحن بھر گیا - اور ستون مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے بہت سے شیشے اور گلاس روشنی کے چکنا چور ہو گئے - شامیان بیدین محکومان یزید لعین نے لباس کعبہ مکرم کے جلا دیئے - بلکہ جو دروازہ کعبہ شریف پر پردے لگتے تھے اونکو تنور مین جلا کر کھانے پکائے - کئی روز تک خانہ کعبہ محض بے لباس رہا - اور تمام آدمی کعبے کے رہنیوالے یزیدیون کے ظلم اور ایذا سے سخت مضطرب الحال رہے - اور وہان بہت دنون تک جنگ عظیم ہوتی رہی - ملعونون نے ایسے بیدہڑک پتھر پھینکے کہ حجر الاسود بھی ٹوٹ گیا - اور کعبتہ اللہ مین آگ لگائی -

فوج لعین کی یہانپر لڑ رہی تھی کہ یزید ملعون کے جہنم مین جانے یعنی مرنیکی خبر آئی - اور وہ فوج لعین کی ملک شام کو پھر واپس چلی گئی - اور مکہ معظمہ اون ناپاکونکی دفع ہونے سے قدما اونکے خاص منزہ ہوا -

عمل سیزدہم بیمار ہونا یزید کا اور فی النار ہونا یزید کا اور روایات مختلف دربارہ مرگ یزید اور لٹنا مال یزید ملعون کا

یزید ملعون کی موت کے بارہ مین بہت سی روایتین اور اقوال مختلف ہین چونکہ وہ سب روایتین عبرت انگیز ہین بغرض ملاحظہ جملہ اہل اسلام مفصل تحریر کیجاتی ہین۔

بعض کا قول ہے کہ یزید پلید ایکدن شکار کو گیا تھا۔ اور ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا۔ اور اپنے لشکر کو حکم دیا کہ کوئی میرے پیچھے نہ آوے غرضکہ وہ ہرن بہت دور جاکر غایب ہوگیا۔ اور یزید کو پیاس کا غلبہ ہوا۔ ایک جگہہ اوس جنگل مین پانیکا چشمہ صاف نظر آیا چاہا کہ پانی پئے۔ وہانپر ایک پرند جانور تھا جب اوس پرند جانور نے یزید پلید کو دیکھا۔ اوس پر دوڑ پڑا۔ یزید ملعون کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے نگل گیا۔ اور نگل کے پھر قے کی کہ یزید زندہ ہوگیا۔ اور پھر اوس جانور نے اوسے کھا لیا اور پھر قے کی۔ اور پھر دنیا مین اوسکیواسطے یہی عذاب تا بہ قیام دنیا رہا اور عذاب آخرت اوس ملعون پر اور بہت شدید اور سخت ہوگا۔

اور ایکروایت ہے کہ جب یزید اوس جنگل مین پہنچا۔ جہان ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا تھا۔ تو وہ گمراہ راہ بھول گیا تھا۔ اور گھوڑا نہ چلا تب اللہ تعالی نے ایک فرشتے کو بصورت ایک اعرابی کے بھیجا۔ اوس نے یزید ملعون سے کہا کہ تو راہ اگر بھول گیا ہے تو میرے ساتھ چل تجھے راہ بتاؤن اگر پیاسا ہے تو پانی پلاؤن۔ اگر بھوکھا ہے تو کھانا کھلاؤن۔ **یزید ملعون** نے کہا اے اعرابی اگر تو مجھے پہنچانے گا تو میری بڑی عزت کریگا۔ اعرابی نے کہا تو کون ہے۔ یزید نے کہا کہ مین یزید بن معاویہ

ہون - یہ نام سنتے ہی اوس نے کہا کہ اے ملعون شقی بدبخت خدا نے تجھے دنیا
مین اور آخرت مین گمراہ کیا - اور خدا نے مجھے بہیجا ہے کہ بدلہ تجھسے لون - جو تو نے
آل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پیاسا ناحق شہید کیا ہے - یہ کہکے
اعرابی کہنے لگا کہ اگر تو حق پر ہے تو اپنی حفاظت کر - یہ سنکر یزید نے ہاتھ قبضہ
شمشیر پر ڈالا - مگر دست نجس اوسکا حرکت نکر سکا - اعرابی نے کہا اے ملعون مین
تجھے قتل کرونگا - یہ کہکے تلوار کھینچی اوسوقت یزید نے کہا تو مجھے قتل نہ کر -
مین تجھکو اپنے ملک مین سے جسقدر چاہے گا دیدونگا - اعرابی نے کہا لعنت
تجھپر اے ملعون مین آخرت کو دنیا کیواسطے بیچون اور گمراہی اختیار کرون -
الغرض میان سے اوس نے تلوار کھینچی - تلوار کی چمک سے یزید کا گھوڑا بہڑکا
اور یزید ملعون گرکے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا - یعنی پاؤن یزید کے رکاب مین
پہنسگئے - اور وہ ملعون زمین پر گھسٹتے گھسٹتے پاش پاش ہوگیا -
نور الابصار فی اخذ الثار کی ایک روایت مین ہے - کہ جب یزید
ہرن کے پیچھے جاتا تھا - تو خدا نے ایک فرشتہ عذاب کا بہیجا جسکے ہاتھ مین
آگ کا کوڑا تھا آوس نے اوس ملعون کو دار البوار مین بہیجا - یعنے جہنم واصل
کیا - بعض کہتے ہین کہ تمام لشکر یزید کا اوسی جنگل مین مرا - کوی زندہ نہین
پھرا - اور بعض کا قول ہے کہ گھوڑا یزید کا ملا - اور ایک پاؤن اوس ملعون کا
گھوڑے کے رکاب مین اولجہا ہوا تھا - اور کتاب **ذاب انتقام** مین
ہے کہ جب یزید نے گھوڑا ہرن کے پیچھے ڈالا تھا تو لشکر یزید نے دو دن تک
برابر یزید کی تلاش کی - جب نہ ملا تو دمشق کو پھرے اور ایک روایت مین ہے

که دوسرے روز ٹکڑے ٹکڑے لاش کے ملے ۔ سب حیرت مین تھے که ایک
آواز مہیب اچانک آئی ۔ اور سب بھاگ گئے ۔ ایک نے دوسرے کو نه پایا ۔ بلکه
ایک گروه صدمے سے اوس آواز کے مر گیا ۔ اور ایک گروه دمشق کیطرف پھرا ۔
اور ایک روایت مین ہے که جب یزید ملعون نے مکه معظمه کی ہتک حرمت
کا حکم دیا ۔ اوسی دن سخت امراض مین گرفتار ہو گیا تھا ۔ اور مرض ذات الجنب
جو (شیطانی بیماری) ہے سخت مبتلا ہوا ۔ حتّی که حس و حرکت سے بھی ناچار
ہو گیا تھا ۔ مختار نامه مین ہے که ایکدن شدت مرض سے تنگ آکر یزید
پلید بن لعین نے ایک حکیم حاذق کو بلایا ۔ اوس حکیم نے بغرض تجربه
تشخیص ایک ٹکڑا گوشت کا یزید کے مونھه مین رکھا تھوڑی دیر کے بعد
اوس ٹکڑے کو باہر نکالکر دیکھا تو اوسپر بہت سے چھوٹے چھوٹے جھو لپٹے
ہوئے تھے ۔ حکیم نے انگشت بدندان ہو کر یزید سے پوچھا که تو شاید کسی
گناه سخت کا مرتکب ہوا ہے ۔ جسکا نتیجه یه نزول قہر خدا معلوم ہوتا ہے ۔
ورنه علم حکمت مین ایسی مرض کا کہین ذکر ہی نہین ۔ اور نه علاج ہے ۔
یزید نے حالات اپنی ظلم و ستم کے خاندان ختم الرسالت پر جو کئے تھے ۔
وه سب کچھ سنائے ۔ حکیم نے کہا که اس سے زیاده کیا باعث نزول قہر خدا
کا ہوگا ۔ یه مرض لاعلاج ہے ۔ معالجه کو ترک کردو ۔ جسوقت یزید ملعون
معالجات سے مایوس ہوا ۔ تو قرآن شریف سے تفاول کا اراده کیا ۔ اور قرآن
شریف کو ہاتھه مین لیکر پہلی دفعه کھولا تو آیته وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۔ کی نکلی
پھر بند کرکے دوسری دفعه کھولا تو آیته وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِیْناً نظر پڑے

نزول قہر خدا

پھر تیسرے دفعہ کے تفاول سے آیۃ غضب اللّٰہ علیہ ولعنہ واعد لھم عذابا
عظیما برآمد ہوئی پھر چوتھی دفعہ کی فال سے آیۃ اولئک ماویٰھم جہنم ولا
یجدون عنہا محیصا نظر آئی - پھر پانچوین دفعہ قرآن مجید کو کھولا تو یہ
فیعذبھم عذابا الیما کو لکھا پایا - جب پانچون دفعہ عذاب کی آیتین نظر
آئین تو وہ مردود بکمال متوحش اور برافروختہ ہوا - نعوذ باللہ منہا اوسیوقت
قران شریف کو جلوادیا - آخر دوسرے دن اوسی مرض شیطانی مین مرگیا
اور فی النار والسقر ہوگیا - اور ایک روایت مین ہے - کہ ایکرات یزید
نابکار ناہنجار سیاہ کار مردم آزار راندۂ دربار کردگار شراب کے نشے مین
چور تھا - اور خمار بادہ کبر سے مخمور تہا - حالت مستی اور بیشعوری مین اوٹھ
کر چلا تو پاؤن نے لغزش کھائی - اور گر پڑا - اور سر نامبارک اوس
بدبخت ملعون کا زمین سے ٹکر کھا کر پہٹ گیا - اور ایسی بدبو سخت پھیلگئی
کہ کوئی قریب نہ آسکتا تہا - آخر وہ ملعون آل نبی کیساتھ جنگ وجدل کرکے
اور سارے خاندان کو قتل کر کے مدینہ منورہ اور کعبہ معظمہ کی ہتک حرمت
کر کے بقول ناسخ التواریخ چار سال نو مہینے باپ کے تخت حکومت
پر سلطنت کر کے پہاڑ گناہونکا اپنے سر پہ دہر کے - طوق لعنت ابدالآباد
زیب گلو کر کے پندرہوین ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری المقدس مین (جسدن
اوس بدبخت کے حکم سے کعبہ شریف کی بیحرمتی ہوئی) اوسی دن شہر حمص
مین (جو ملک شام مین ہے) اونتالیس برس کی عمر مین جہنم واصل ہوا
پس فرشتے دوزخ کے اوسکی روح ناپاک کو گہسیٹ کر اسفل السافلین

افسوس [illegible]

کو لیگئے - اور دوزخیون مین نمرود - اور شداد - اور فرعون سے بھی بدتر
درکہ اوسے حاصل ہوا -

الغرض حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تیسرے برس اوس
مردود نے موت پائی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین

افسوس صد افسوس واسطے حکومت چندروزہ کے آل پاک صاحب لولاک سے
ایسی بدی کی - جسکے سبب حاصل طعن اور لعن ابدی کی - اور اولاد اوس
مردود کی خلافت سے بالکل محروم رہی - اور نسل اوس بدبخت کی ایسی
منقطع ہوی کہ نام و نشان اونکا نہ رہا اور وہ پلید مصداق خسر الدنیا
والاخرۃ کا ہوا -

اور بقول ابن نما شرح ثار مین لکھا ہے کہ یزید ملعون جمعرات کے
دن چودہوین ربیع الاول ۶۳ھ مین فی النار و السقر ہوا -

تاریخ مسعودی مین ہے کہ ۱۷ ماہ صفر ۶۴ھ کو بمقام حوارین زمین
دمشق مین دفن ہوا - فی النار ہونے یزید کی خبر سنکر اکثر خوش ہوئے -
بعض فاسق فاجر لوگ مغموم اور رنجیدہ ہوئے باہم فتنہ اور فساد برپا
ہوا - مال یزید ملعون کا لٹ گیا مگر جو مال بنی امیہ نے لوٹا تھا وہ
اونھون نے واپس دیدیا -

نظم

ای یزید بے حیا ڈپر جفا	تو نے اولاد نبی سے کیا کیا
آہ اتنی زندگی کیواسطے	یہ وبال سخت کیون سر پر لیا

ہائے اے مردود تو سمجھا نہ یہ	ہے حسین ابن علی خاص خدا
راحت جان محمدؐ ہی حسینؑ	قرۃ العین علیؑ شیر خدا
راکب دوش نبی لاریب فیہ	جان جسم حضرت خیر النساء
سید عالی نسب والا حسب	شاہ عالیجاہ ہیں دوسرا
ای یزید بیوفا تیری سبب	کیا ہوا احوال آل مصطفا
تونے دنیا کیلئے اک بدسیر	دین اپنے کو ڈبویا مطلقا
اور دنیا دنی نے تیرے ساتھ	ای لعین دین نہ کی ہر گز وفا
جانتا ہی تو ہی تیری گور مین	جو گزرتا ہوگا تجھپہ ماجرا
دیکھ لیگا حشر کے دن بھی ز	اس عمل کی جو تجھے ہوگی سزا

عمل چاردہم یزید ملعون تکفیر اور لعنت کا مستحق ہے

سعادۃ الکونین الی شہادۃ الحسنین مین ہے کہ قال اللہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا۔ **صاحب کشاف** اس آیۃ کی تفسیر مین لکھتے ہین۔ کہ یہ آیت اون آدمیونکے حق مین نازل ہوئی ہے۔ جو حضرت علیؑ کو سخت ایذا دیتے تھے۔ پس آیہ مبارک سے صریح مفہوم ہوتا ہے کہ نبی کے اہلبیت کو ستانا کفر ہے۔ اور ایذاء اہلبیت ایذاء رسولؐ ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسولخدا نے فرمایا ہی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اوسے غصہ مین لاتا ہے اور جس نے اوسے ایذا دی اوسنے مجھے ایذا دی۔ اب اس سے صاف معلوم ہوا کہ اہل بیت کو ستانا خصوصاً

حسنین علیہما السلام کو تکلیف دینا رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو ایذا اور تکلیف دینا ہے۔ اور کفر و لعنت کا موجب ہے اہلسنت کے نزدیک بھی قتل کا حکم کرنے والا کافر ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ یزید ملعون کافر ہے۔ اور اوسپر لعنت کرنا درست ہے۔ کہ اوس نے امام حسین علیہ السلام کو دیدہ دانستہ قتل کرایا قال اللہ تعالیٰ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا الخ اس آیت کے مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص مومن کو عمداً اور قصداً قتل کرے اوسکی سزا دوزخ ہے۔ اور ابد الآباد دوزخ مین رہیگا۔ پس جب یزید ملعون ابدی نے مومن (بھی کیسا مومن) لخت جگر رسول کو قصداً قتل کر ڈالا تو وہ یقیناً کافر دوزخی ہے۔ بعض شخص یزید کو اس تاویل کیساتھ کفر اور لعنت سے بچاتے ہین۔ کہ اوس نے امام حسین علیہ السلام کو خود قتل نہین کیا۔ اور نہ قتل مین شریک تھا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ

کتاب آثار التنزیل مین ہے کہ یزید گو معرکہ قتال مین حاضر نہ تھا۔ مگر وہ قتل امام پر دل سے راضی تھا۔ دیکھئے جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو ابن عباس نے یزید کو لکھ بھیجا کہ اے یزید تجھ کو حقتعالے یہ ملک اور سلطنت ہرگز مبارک نکریگا کہ تو نے جناب امام حسین علیہ السلام کو قتل کر ڈالا ہے۔ اور مجھے قوی

امید ہے کہ خدا تجھے اس قتل کے عوض ایسے عذاب مین مبتلا کریگا جسکا ذائقہ تجھ کو قیامت تک نہ بھولیگا - اس خط کے مضمون سے ظاہر ہے کہ یزید قتل امام پر آمر اور راضی تھا اگر راضی نہ ہوتا - تو ابن عباس یہہ مضمون کیون لکھتے -

خصوصاً ابن جوزی کھتا ہے کہ قاضی ابو یعلی نے اپنی مسند مین یزید کو مستحق لعنت کا لکھا ہے ساتھ دلیل اس حدیث کے قال

علیہ السلام من اخاف اھل المدینۃ ظلما اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ

اللہ و الملئکۃ و الناس اجمعین ترجمہ وہ شخص کہ ڈراتا ہے مدینہ طیبہ کے لوگون کو ساتھ قتل اور لوٹ کے ازروی ظلم تو ڈراویگا اوسکو حقتعالی اور اوسپر ہو لعنت خدا کی اور فرشتون کی اور تمام لوگون کی -

اور قاضی ابو یعلی نے پھر لکھا ہے کہ اس مین خلاف بھی نہین کہ یزید نے مدینہ مطہرہ پر لشکر کشی کی - اور قتل اور فساد عظیم برپا کیا اور ہتک حرمت کی -

کتب معتبرہ مین ہے کہ یزید پلید نے طرح طرح کے ظلم اور فساد اور گناہ اور فسق و فجور کیے - کہ اونکی حد اور انتہا نہین - چنانچہ عبد اللہ بن حنظلہ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگون کو اوس کے عمل سے اور اوسکے مصاحبون کے اعمال دیکھکر یہہ گمان گزرتا تھا کہ آسمان سے پتھر برسینگے صواعق مین منقول ہے کہ ابن زیاد کیطرف سے یزید کو گو بظاہر

انکار تھا۔ لیکن باطن مین یزید ابن زیاد سے بہت راضی اور خوش تہا۔ اوسپر دلیل یہہ ہے کہ جب ابن زیاد بدنہاد دمشق مین آیا۔ تو یزید ملعون نے اوسکی تعظیم اور ترفع مقام مین سخت پرلہ درجہ کا مبالغہ کیا۔ حتے کہ حرم مین عورتون کے سامنے اوس کو بلالیا۔

امام حُسین علیہ السّلام کے قتل مین یزید کے راضی اور ناراض ہونے مین جو اہلسنت مین مختلف روایتین ہین۔ یعنے بعض روایت مین ہے کہ یزید امام کے قتل سے راضی نہ تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ اوس نے قتل کا حکم ہرگز نہ دیا تہا۔ وہ خلاف یہان سے بالکل رفع ہو گیا۔ کیونکہ صواعق کی روایت سے صاف ظاہر ہے کہ وُہ مردود امام کے قتل مین راضی تھا۔ اور بھی اکثر روایات صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یزید پلید امام کے قتل سے بہت خوش ہُوا۔ اور تمسخر کی راہ سے لب و دندان جناب امام حسن علیہ السلام پر قمچی مارتا اور مضحکہ اوڑاتا تہا۔ اگر وہ خوش نہوتا۔ قتل ہو جانے کے بعد تو اہلبیت سے تلافی کیساتہہ پیش آتا۔ حالانکہ حسین علیہ السلام کی دانتون پر لکڑی ماری اور اہلبیت کو اونٹون کی خشک پالانون پر سر و پا برہنہ بال کھلے ہوئے بے پردگی کیساتہہ سوار کرکے مدینہ کیطرف بہیجا۔

یزید لعین کا امام حُسین علیہ السلام کے سر مبارک کیساتھ اہانت و تمسخر اکرنا

بہت سی روایتون سے ثابت ہوتا ہے۔ اور کتاب منہاج میز
ہے کہ یزید نے قران شریف کو ہدف بنایا۔ اور قران مجید کو
جلوادیا تھا۔
حاصل کلام یہی کہ جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا
مدینہ منورہ کو برباد اور خراب کیا۔ اہلبیت اطہار اور رسول خدا ص
کی ہجر متی کا مرتکب ہوا خانہ خدا کیساتھ قسم قسم کی بے ادبیان اور
گستاخیان کین۔
اور قران شریف کو ہدف بنایا اور جلوایا۔ صحابہ کبار سید احمد
مختار کو ناحق شہید کر ڈالا۔ زنا لواطت شراب اور اور معاصی کو
مباح کر دیا۔ بہنون بہنون مابیٹون مین نکاح جائز کر دیا۔ تو
قطعی کافر ہو چکا۔ پس یزید کا کافر ہونا ثابت ہو گیا۔ تو اسپر
لعن و طعن کرنا جائز ہو گا۔ ہکذا مذہب اہل السنتہ منقول از کتاب

سعادۃ الکونین

فی الجملہ یزید ملعون مبغوض ترین مردم اور مقبوح ترین خلایق ہے کیونکہ
جو ناشائستہ کام اوس ملعون نے شریعت محمدیہ مین کئے ہین۔ آج
تک ویسے کام اس امت مین سے کسی اور نے نہین کئے۔
جو لوگ یزید ملعون کو لعنت سے بچاتے ہین کیا اونہون نے لعنۃ
اللہ علی الظالمین نہین پڑہا۔ بالفرض یزید کو کافر مرتد یا اور اور
الزامون سے بری ہی کیا جاوے تو ظالم کے لفظ کا اطلاق بھی یزید

پر نہین ہوسکتا۔ جب اوسکو صرف سخت ظالم ہی دل مین یقین کر
لیا جاوے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اوسکو لعنت سے بچایا جاتا ہے۔
ہان ہمنے یہہ مان لیا کہ اوسپر لعنت کرنا کوئی فرض واجب سنت
نہین ہے اور نہ یہہ ضرور ہے کہ ہر وقت لعنة اللہ علی الیزید کا
ورد وظیفہ پڑہا جاوے۔ لیکن اگر اوسکی تذکرہ فسق و فجور پر
اور سخت ظلم پر بحالت غیرت و حمیت اسلام و جوش محبت اہلبیت
علیہم السلام کوئی مسلمان ہونے سے یا دل مین یزید پر لعنت کر ہی
بیٹھے تو وہ کسی بڑے گناہ کا مرتکب خیال نہ کیا جاویگا۔ اور نہ وہ
کسی سزا کا مستوجب ہوگا۔
شاید اسی خیال پر صاحب سعادة الکونین نے جو عالم جید اہل سنت
والجماعت ہے اپنی کتاب مین صاف لکھتا ہے۔ کہ خدا اور رسول اور
فرشتون اور تمام مومن مردون اور مومن عورتون بلکہ ہر فرد بشر کی
بلا امتیاز مذہب ہر لحظہ و ہر لمحہ و ہر دم ہر زمان یزید ملعون پر
اور اوسکے پیروان پر اور اوسکے یارون اور مددگارون پر اور
اوس کے لشکر اور اوس کے خادمون پر بحد لاتعد ولاتحصے لعنت
ہو جیو۔
مناقب السادات مین ہے کہ مذاہب اربعہ اہل السنن سے
لعن یزید کی ممانعت کہین نہین دیکھی گئی۔ یعنے ہماری نظر سے
کوئی ایسی روایت نہین گزری جس مین اوس کے لعن و طعن سے

کسینے منع کیا ہو۔

عمل پانزدہم معاویہ بن یزید کی خلافت اور وفات

یزید کے بیٹے کا نام معاویہ تھا اور وہ ولیعہد ہوا۔ معاویہ بن
یزید جوان صالح نیک سیرت اور نیک بخت تھا۔ اوس نے صرف
چالیس روز خلافت اور حکومت کی۔ پھر اوس نے حکومت کو ترک
کر دیا۔ اور کہا کہ میرا دادا معاویہ بن سفیان اپنی خلافت
کیواسطے حضرت علی علیہ السلام سے ناحق لڑا۔ حالانکہ حق بجانب علیؑ
کے تھا۔ اور مرے باپ سے خلافت مین یہہ ہوا۔ کہ اوس نے آل
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کیا۔ اور شراب کو مباح کر دیا
اور کعبۃ اللہ شریف کی سخت بی تعظیمی کی۔ اور بہت قبیح
افعال اوس سے سرزد ہوئی حلاوت خلافت کی بھی
اوس نے نہ چکھی۔ پس مین ہین قبول کرتا تلخی خلافت اور سلطنت
کو۔ تم جسکو چاہو خلیفہ کرو۔ یا نہ کرو۔
تاریخ مسعودی مین ہے کہ بعد مرگ یزید معاویہ بن
یزید کو لوگون نے خلافت کے لئے کہا اوس نے انکار کیا
اور کہا ہین کوی اہل شورے کا سا آدمی نہین دیکھتا۔ جس کو
خلافت پر چھوڑ دون۔ کہ جسکو وہ قابل سلطنت کے

دیکھین - اور بادشاہ بناوین -
یہہ سنکر معاویہ بن یزید کی مان نے کہا - کہ کاش مین تجھ
کو حیض کے ذریعے سے بہادیتی - مگر یہہ بات نہ سُنتی -
معاویہ بن یزید نے جواب دیا - کہ ہان ایسا
ہوتا تو بہتر ہوتا - کہ آج یہہ امر سلطنت میرے گردن
مین نہ پڑتا -
اولاد امیہ نے سلطنت کر کے کیا لیا - مین نہ روز یورہ ملک و مال جاہ
وحشم لیکر کیا کرونگا - یہہ کہکر گہر مین جا بیٹہا - اور پہر باہر نکلا
چالیس دن کے بعد بائیس برس کی عمر پاکر دمشق مین اوس نے
اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کیطرف رحلت فرمائی
اور وہین دفن ہوا - بعض مؤرخین کا قول ہی - کہ کسی نے معاویہ
بن یزید کو مار ڈالا - ولید بن عتبہ اوپر نماز جنازہ پڑہنے کو کھڑا
ہوا تھا - اس امید پر کہ اوس کے بعد بادشاہ ہو - دوسری تکبیر
مین اوسکو کسی نے نیزہ مارا کہ نماز سے پہلے کام اوسکا تمام ہوگیا -
خدا کی قدرت تو دیکھو کہ ایسے لعین اور بد کا بیٹا ایسا نیک سیرت پیدا ہوا

خاتمہ یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی **کتاب**
رسالہ اعمال الناصب یزید بوقت عصر چارشنبہ کے دن ۱۲ ماہ جمادی الثانی کو ۱۳۰۰ھ سنہ ہجری المعلی
مین خاتمہ پذیر ہوا اور اسکی تالیف سے فرغت حاصل ہوئی دو عدد قطعہ تاریخ تالیف و
طبع رسالہ ہذا کی اخیر مین درج کئے گئے فالحمد للہ علی ذلک **الملتمس** محمد خیر الدین ملتانی

آخر یزید
حدیث
سبحان اللہ